فون نمبر ۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۴ فتح ۱۳۴۵ھش ۔ ۳۰ شعبان ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے اقوال میں لاانتہا اسرار ہوتے ہیں

ان اسرار کا مشاہدہ افعال اللہ کی خوردبین سے ہوتا ہے

خواجہ صاحب نے پوچھا کہ سورہ رحمٰن میں اعادہ کیوں ہوا ہے؟

فرمایا:

"اس قسم کا التزام اللہ تعالیٰ کے کلام کا ایک ممتاز نشان ہے۔ انسان کی فطرت میں یہ امر واقع ہوا ہے کہ موزون کلام اسے جلد یاد ہو جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ۔ یعنی بے شک ہم نے یاد کرنے کے لئے قرآن شریف کو آسان کر دیا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ساری چیزوں میں حُسن ہے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اس کے کلام میں بھی حُسن ہو؟ یہ اس کا ایک حُسن ہے۔ اگر قرآن مجید ژولیدہ بیان ہوتا تو اس سے کیا فائدہ ہوتا۔ طبائع کو اس کی طرف توجہ ہی نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں عجیب عجیب قسم کی مخلوق دیکھی جاتی ہے۔ عجائب خانہ میں جا کر بعض جانور اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک خوبصورت چھینٹ ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگینیٔ خلق خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جانور انڈے خود دیتے ہیں اور اس کے بچے اور جانور نکالتے ہیں۔ کوئل انڈے خود دیتی ہے اور کوے کے آشیانہ میں رکھ دیتی ہے۔ پس جس جس قدر کوئی مخلوقاتِ الٰہی کا اور افعال اللہ کا مشاہدہ کرے گا۔ اسی قدر اس کا تعجب بڑھتا جائے گا۔ اسی طرح اس کے اقوال میں لاانتہا اسرار ہوتے ہیں۔ جن کا مشاہدہ افعال اللہ کی خوردبین سے ہو جاتا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ بار بار توجہ دلانے کے واسطے ہے۔ اسی تکرار پر نہ جاؤ۔ قرآن شریف میں اور بھی تکرار ہے۔ میں خود بھی تکرار کو اسی وجہ سے پسند کرتا ہوں۔ میری تحریروں کو اگر کوئی دیکھتا ہے تو وہ اس تکرار کو بکثرت پائے گا۔ حقیقت سے بے خبر انسان اس کو منافیٔ بلاغت سمجھ لے گا اور کہے گا کہ یہ بھول کر لکھا ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید پڑھنے والا پہلے جو کچھ لکھا ہے اسے بھول گیا ہو اس لئے بار بار یاد دلاتا ہوں تاکہ کسی مقام پر تو اس کی آنکھ کھلے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۳ دسمبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا ڈھاکہ میں کل مورخہ ۱۲ دسمبر کو اپریشن ہونا تھا۔ خیال ہے اپریشن ہوا ہوگا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے فضل سے محترمہ بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

— اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ سلمہا کو مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۶۶ء دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری (ساہیوال) کی بیٹی اور مکرم چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر منٹگمری کی پوتی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منیرہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

— محمد انیس الرحمٰن صاحب صادق بنگالی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد محترم منشی قدرت اللہ صاحب ساکن احمد نگر ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا دے کر لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

— میرے چچا جان محترم چوہدری محمد حسین صاحب والد محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب عارضہ برانکائٹس اور اختلاج قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الشکور ریڈیو الیکٹرک سنٹر صدر بازار ملتان چھاؤنی

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء صبح نو بجے ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

مومنوں کا فرض ہے کہ وہ رمضان کے بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں

رمضان المبارک کے روزوں میں شریعت نے کئی حکمتیں رکھی ہیں

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ کے ارشاداتِ عالیہ کی ایک قسط جو حضور کے درس القرآن سے ماخوذ تھی گزشتہ ہفتے الفضل میں شائع ہو چکی ہے اب اسی سلسلہ میں دوسری قسط ہدیۂ احباب کی جا رہی ہے۔ [redacted]

پھر روزوں کے ذریعہ انسان ہلاکت سے اس طرح بھی محفوظ رہتا ہے کہ روزے انسان کے اندر

مشقّت برداشت کرنے کا مادہ

پیدا کرتے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کی مشقّت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمت نہیں ہارتے بلکہ دلیری سے ان کا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

دنیوی گورنمنٹوں میں بھی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے۔ جو کہ سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے اور جنگ کا موقع آتا ہے تو چونکہ اس کو مشق کروائی ہوئی ہوتی ہے اس لئے فوراً اسے بلوایا جاتا ہے چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت کے ساتھ ہدایت فرما دی کہ تمام مسلمان اِس ایک ماہ میں روزوں کی مشق کریں جس طرح وہ فوج جو مشق کرتی رہتی ہے دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالے کے لئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں۔ شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ ان کو زک دے سکے۔

یہی وجہ ہے کہ جب تک تمام مسلمان سپاہی تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ لیکن جب خال خال رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا اور شیطان نے ان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر ان کو تباہ کر دیا۔

پس روزے قوم میں

قربانی کی عادت

پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے بالعموم مومنوں کو گھروں سے باہر نکلنا پڑتا ہے اور تبلیغی جہاد میں کھانے پینے کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے غرباء کو تو ایسی تکالیف برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے مگر امراء کو اس کی عادت نہیں ہوتی۔ پس روزوں کے ذریعہ ان کو بھی بھوک اور پیاس کی برداشت کی مشق کرائی جاتی ہے تاکہ جس دن خدا تعالے کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانو! آؤ اور خدا تعالے کی راہ میں جہاد کرو تو وہ سب اکٹھے اٹھ کھڑے ہوں اور خدا تعالے کی راہ میں بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔

پس روزوں کا یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے اس کے ذریعہ انسان کو

نیکی کے لئے مشقّت برداشت کرنے کی عادت

پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان دنیا میں کئی قسم کے کام کرتا ہے وہ محنتیں کرتا ہے وہ آوارگی بھی کرتا ہے۔ وہ اِدھر اُدھر بھی پھرتا ہے۔ وہ گپیں بھی ہانکتا ہے بالکل فارغ نہ انسانی دماغ رہتا ہے نہ اس کا جسم۔ کچھ نہ کچھ انسان ضرور کرتا رہتا ہے۔ مگر بعض لغو کام ہوتے ہیں۔ بعض مضر اور بعض مفید۔ اور بعض بہت ہی اچھے۔ لیکن رمضان انسان کو ایک ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے نیک کاموں میں مشقّت برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ انسانی زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں یہی کھانا پینا سونا اور جنسی تعلقات

تمدّن کا اعلےٰ نمونہ

جنسی تعلقات ہیں جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں منحصر ہے کہ وہ کھاتا ہے وہ پیتا ہے وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔ کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوف کی جان کم بولنا۔ کم کھانا اور کم سونا ہے۔ اور رمضان اس تصوف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کم سونا آپ ہی اس میں آ جاتا ہے کیونکہ رات کو تہجد کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور جنسی تعلقات کی کمی بھی ظاہر ہے۔ پھر کم بولنا بھی رمضان میں آ جاتا ہے اسلئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ پس روزہ دار کے لئے بیہودہ بکواس سے بچنا لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آ گیا۔ گویا کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آ گئیں۔ اور

یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں

اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و آسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں

ایک اور فائدہ

یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ ان عیب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے۔ اسی طرح گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اُسے ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیز سے بھی بچایا جائے۔ نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں۔ نہ غیبت کی جائے۔ نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کے لئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر

اپنی زبان پر قابو

رکھتا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی گیارہ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور اس طرح روزہ اسے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں روزوں کا ایک اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقوےٰ پر ثباتِ قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی اللہ تعالے کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر

ایک نیا روحانی انقلاب

محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ غرباء بیچارے سارا سال تنگی سے گزارہ کرتے ہیں اور انہیں کئی کئی فاقے آتے ہیں مگر عام طور پر وہ ان کے لئے کسی ثواب کا موجب نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے لئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الصوم لی وانا اجزی بہ۔ یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں لیکن روزہ کی جزا تو میری ذات ہے اور خدا تعالیٰ کے ملنے کے بعد انسان کو اور کیا چاہیئے۔ غرض روزوں کے ذریعہ غرباء کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان تنگیوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں جیسا کہ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں تو یہی فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں گی اور ان کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہو جائے گا پس اللہ تعالیٰ نے روزوں کو غرباء کے لئے تسکین کا موجب بنایا ہے تاکہ وہ مایوس نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہماری فقر و فاقہ کی زندگی کس کام کی۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ میں انہیں یہ گُر بتایا ہے کہ اگر وہ اس فقر و فاقہ کی زندگی کو خدا تعالیٰ کی رضاء کے مطابق چلائیں تو یہی انہیں خدا تعالیٰ سے ملا سکتی ہے۔ دنیا میں اس قدر لوگ امیر نہیں جتنے غریب ہیں اور تمام دینی سلسلوں کی ابتداء بھی غرباء سے ہی ہوئی ہے اور انتہاء بھی غرباء پر ہی ہوئی بلکہ قریباً تمام انبیاء بھی غرباء میں سے ہی ہوئے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی ایک غریب آدمی تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک غریب آدمی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کوئی امیر نہ تھے۔ آپ کی جائداد کی قیمت قادیان کے ترقی کرنے کے باعث بڑھ گئی ورنہ اس کی قیمت خود آپ نے دس ہزار روپیہ لگائی تھی۔ اور اتنی مالیت کی جائداد سے کونسی بڑی آمد ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام بھی بڑے آدمی نہ تھے۔ اگرچہ انبیاءؑ کو اللہ تعالیٰ بعد میں بڑا بنا دیتا ہے لیکن یہ سب کچھ بعد میں فضل کے طور پر ہوا۔ ابتداء میں تمام سلسلوں کے بانی غریب ہی ہوئے امراء اور بادشاہ نہیں ہوئے۔ بے شک درمیانی طبقہ کے لوگوں میں سے بھی بعض دفعہ انبیاء ہو جاتے ہیں لیکن صرف چند ایک ہی ہوئے ہیں جیسے حضرت داؤد علیہ السلام یا حضرت سلیمان علیہ السلام۔ مگر یہ بھی ایسے نہیں ہیں کہ کسی سلسلہ کے بانی ہوں۔ پھر دنیا کی اسّی فیصدی آبادی غریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی کثرت کی دلجوئی رمضان کے ذریعہ کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ مت سمجھو کہ فاقہ کش کو خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو رمضان کے نتیجہ میں کیوں ملتا۔ پس وہ غرباء جو سمجھتے ہیں کہ اُن کی عمر رائیگاں گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رمضان کے ذریعہ بتایا ہے کہ وہ انہی فاقوں میں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ فاقہ میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو نہ بھولیں اور اس کے متعلق اپنی زبان پر کوئی حرفِ شکایت نہ لائیں۔ اس کے مقابلہ میں روزہ امیر لوگوں کے لئے تقویٰ کے حصول کا ذریعہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایک انسان جس کے پاس کھانے پینے کے تمام سامان موجود ہوتے ہیں محض

اللہ تعالیٰ کی رضا

کے لئے اپنے آپ کو فاقہ میں ڈالتا ہے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے کچھ نہیں کھاتا اور جو حلال چیزیں خدا تعالیٰ نے اُسے دی ہیں انہیں بھی استعمال نہیں کرتا اس کے گھر میں گھی۔ گوشت۔ چاول وغیرہ کھانے کی تمام ضروریات موجود ہوتی ہیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے لئے انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس کے دل میں خود بخود یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مَیں نے حلال چیزوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے چھوڑ دیا ہے تو مَیں ان چیزوں کی کیوں خواہش کروں جنہیں خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا ہے۔ اس طرح اس کے اندر

ضبطِ نفس کی قوت

پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو نیکیوں کے میدان میں بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

روزوں کا ایک روحانی فائدہ

یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کے لئے قربان ضرور کرتا ہے سحری کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نمازیں صرف کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لئے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو

اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیبت۔ چغل خوری اور بدگوئی وغیرہ بری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا ہے پس اس طرح وہ اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے۔ فارسی میں ضرب المثل ہے کہ

"کند ہم جنس باہم جنس پرواز"

پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

پھر روزوں کا روحانی رنگ میں

ایک یہ بھی فائدہ ہے

کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلا اور نُور پیدا کر دیا جاتا ہے۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے انسان کی طرح اس کی آنکھیں نہیں مگر وہ بصیر ضرور ہے۔ اس کے کان نہیں مگر وہ سمیع ضرور ہے۔ اسی طرح گو اس میں کوئی عادت نہیں پائی جاتی مگر اس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتا ہے تو اسے دُہراتا ہے۔ انسانوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو ہاتھ یا پَیر ہلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ بار بار ہلاتے ہیں اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ ایک خاص موقعہ پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو اس موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت چونکہ

رمضان کے مہینہ میں

قرآن کریم نازل ہوا تھا اس لئے اگر اس رسول کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت کی وجہ سے دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے۔ کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں۔ بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے نوازتا اور ان پر رؤیا صادقہ اور کشوفِ صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرارِ غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک الہام ہے کہ؎

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

اس میں بھی وہی عادت والی بات بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ بہار میں

اپنی رحمت کی شان

دکھائی تھی اس لئے جب پھر موسم بہار آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کہتی ہے کہ اب کے میرے بندے کیا کریں گے اس لئے ہم پھر اپنی شان دکھاتے ہیں اور اگر بندے اس سے فائدہ اٹھائیں تو اگلی بہار میں پھر وہی انعام نازل ہوتا ہے۔ غرض کلامِ الٰہی کو اگر درخت تصور کر لیا جائے تو جو صفتِ الٰہی عادت کے مشابہ ہے وہ ہر رمضان میں اسے جھنجھوڑتی ہے اور اس سے مومنوں کو تازہ بتازہ پھل حاصل ہوتے ہیں۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دُور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروایئے۔

(مینیجر الفضل)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ کیلئے تین خوشخبریاں

(مرتبہ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

ربوہ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب کے بعد مسجد میں ہی کچھ دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ اور دوستوں سے مختلف مواضیع پر گفتگو فرماتے رہے۔ گفتگو کی ابتداء میں حضور نے فرمایا:۔

تین خوشخبریاں ہیں

ایک خوشخبری تو یہ ہے کہ ہندوستان میں جتنے غیر مبایع تھے ان کی اکثریت بیعت کر کے مبایعین میں شامل ہوگئی ہے۔ جو گھرانے باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری خوشخبری یہ ہے

کہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں ایک سکول مکرم مختار احمد صاحب ایاز نے کھولا ہوا تھا وہ سکول دراصل جماعت کی کوششوں سے ہی جاری ہوا تھا۔ اب انہوں نے وہ سکول جماعت کے سپرد کر دیا ہے۔ اور اب وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایک اور سکول کھولیں۔ وہاں سکول کھولنے میں بڑی روک یہ تھی۔ سکول کی عمارت کا نقشہ پاس نہیں ہوتا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نقشہ پاس ہوگیا ہے۔ اور اس کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا ہے۔

جس دن سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے وہاں کی جماعت کو

ایک اور خوشی بھی دکھائی

ہمارے ایک مخلص احمدی تھے (جن کا نام زکریا کزیٹو ہے) پچھلے دنوں جب وہاں کبا کا کے ساتھ حکومت کا جھگڑا ہوا اور فساد بھی ہوا تو کبا کا کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے حکومت نے مسٹر زکریا کزیٹو کو بھی گرفتار کر لیا۔ ایک دفعہ انہیں آزاد کر دیا گیا۔ مگر پھر دوبارہ گرفتار کیا گیا۔ جس دن سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا اسی دن حکومت نے انہیں رہا کر دیا۔ اور رہائی کے بعد وہ سیدھے مسجد میں پہنچے۔ اور یہ وقت تھا جب مسجد کے ہی احاطہ میں سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ وہاں وہ بھی دعا میں شریک ہوگئے۔ اور اس طرح وہاں کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دو خوشیاں دکھا دیں۔

مسٹر زکریا کزیٹو بڑے مخلص دوست ہیں

گو وہ زیادہ پڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ قرآن کریم کے ترجمہ (لوگنڈی) میں مدد دیتے رہے۔ اور اس کام میں روزانہ کئی کئی گھنٹے خرچ کرتے رہے۔ کبا کا کے وہ قریبی دوست تھے۔ ان کی نظر بندی کی وجہ سے ان کے گھر والوں کو بہت تکلیف تھی۔ مجھے بھی ان کی بیوی کے خطوط دعا کے لئے آتے رہے۔ جب وہ رہا ہوئے تو وہ گھر نہیں گئے۔ بلکہ سب سے پہلے وہ مسجد میں ہی آئے اور یہ بھی ان کے اخلاص کی ایک علامت ہے اور

ایک عجیب اتفاق تھا

کہ جس وقت وہ مسجد میں آئے اس وقت سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے وہاں کی جماعت کو دو خوشیاں دکھا دیں۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبلغ گیمبیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مولوی صاحب گیمبیا میں بڑے بیمار رہتے ہیں کبھی کچھ دنوں کے لئے تندرست ہو جاتے ہیں اور پھر بیمار ہو جاتے ہیں۔ چند دن ہوئے ان کا خط آیا تھا کہ اب میں نسبتاً اچھا ہوں۔ لیکن اب وہاں کے گورنر جنرل کا مجھے خط آیا ہے کہ

مولوی صاحب تین مہینوں سے بیمار ہیں

اور ان کی صحت بہت گر گئی ہے۔ ہماری مجلس عاملہ نے بڑے غور کے بعد یہ مشورہ دیا ہے کہ مولوی صاحب کو آب و ہوا موافق نہیں آئی اور ان کی صحت اچھی نہیں۔ انہیں اب واپس بلالیں۔ اور ان کی جگہ کوئی اور مبلغ بھیج دیں۔ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی ہمت دی ہے کہ وہ اس عمر میں بھی دوسرے ملک میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔ دوستوں کو ان کی صحت کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

روحانی نسل بڑھانے کا طریق

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد بعد میں آنے والے دفتر کیلئے معقول تعداد میں مجاہد بنائے

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے۔ تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے۔ اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے۔ اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور اس ذریعہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔" (منقول از الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۶۲ء)

(وکیل المال اول)

- حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

حضرت موسیٰؑ کی زندگی سے مراد روحانی زندگی ہے

ایک سوال اور اس کا جواب

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

ایک صاحب نے منڈی بہاء الدین ضلع گجرات سے حسب ذیل سوال تحریر فرمایا ہے لکھتے ہیں کہ:۔

سوال

"مندرجہ ذیل عبارت نور الحق حصہ اول صفحہ ۵۵ پر ہے بعض لوگ اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اس عبارت کے پڑھنے کے بعد کیا جواب ہو سکتا ہے۔ نیز جس جگہ قرآن پاک میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہیں وہ کون مقام ہے؟

"یہ مری موسےٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔"

جواب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نور الحق حصہ اول کے صفحہ ۵۰ پر حضرت عیسےٰؑ کی جسمانی زندگی کی تردید کرتے ہوئے عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے:۔

"ھذا ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الی حیاتہ۔ و فرض علینا ان نؤمن انہ حی فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین"

اس عبارت کا ترجمہ سوال میں درست طور پر درج ہے۔ اس عبارت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جس زندگی کا ذکر ہے وہ روحانی زندگی ہے۔ جسمانی نہیں۔ سائل دریافت فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں وہ کون مقام ہے۔ جس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں سو ہم ذیل میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دوسری عبارت پیش کرتے ہیں اس سے قرآن مجید کی مطلوبہ آیت کا بھی پتہ مل جاتا ہے اور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جس زندگی کا ذکر ہے اور جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ روحانی زندگی ہے۔ جسمانی زندگی نہیں اور یہ روحانی زندگی جملہ انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"انبیاء تو سب زندہ ہیں مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی لاش نظر نہ آئی سب زندہ تھے۔ دیکھئے اللہ جل شانہ اپنے نبی کریمؐ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی قرآن کریم میں خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے فلا تکن فی مریۃٍ من لقائہٖ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہونے کے بعد اپنا زندہ ہو جانا اور آسمان پر اٹھائے جانا اور رفیق اعلےٰ کو جا ملنا بیان فرماتے ہیں پھر حضرت مسیحؑ کی زندگی میں کونسی انوکھی بات ہے جو دوسروں میں نہیں۔ معراج کی رات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کو برابر زندہ پایا اور حضرت عیسیٰ کو حضرت یحییٰ کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا"

(آئینہ کمالات صفحہ ۶۱۰-۶۱۱)

پس زیر غور حوالہ میں بھی زندگی سے روحانی زندگی ہی مراد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ واضح فرما رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی سے جسمانی زندگی سمجھنا سراسر غلط ہے اس کا کوئی ثبوت یا اشارہ قرآن مجید اور احادیث میں نہیں ہے۔ انبیاء کی جس زندگی کا ذکر پایا جاتا ہے وہ صرف روحانی زندگی ہے اور اس بارے میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جس زندگی کا تصریح سے ذکر موجود ہے وہ بھی روحانی ہے پس حضرت مسیح کی جسمانی زندگی کا خیال سراسر باطل ہے وھو المراد۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور سے میں اسی وقت متعارف ہوا۔ جب نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے بغرض ٹریننگ ان کے پاس لاہور بھجوایا گیا پہلی ہی ملاقات میں حضرت شیخ صاحب نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ لاہور شہر میں رہنے کے لئے کوئی مکان نہ تھا۔ اسلئے کچھ پریشانی تھی شیخ صاحب مرحوم سے مشورہ کیا کہ مکان نہ ہونے کے باعث طبیعت میں کام کی طرف لگاؤ پیدا نہیں ہوتا کیا کیا جائے فرمانے لگے۔ میں دو سال تک اسی مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں بغیر مکان کے رہا ہوں بستر مسجد میں ہوتا تھا اسی کے ساتھ سہارا لے کر کام کرتا رہتا تھا اب دیکھو خدا تعالےٰ نے مکان بھی دیدیا ہے" گویا پُر حکمت طریق سے مجھے سمجھایا کہ میدانِ تبلیغ میں مشکلات پیش آنے پر گھبرانا نہیں چاہیئے صبر کرنے سے اللہ تعالےٰ تمام سامان مہیا فرما دیتا ہے۔

شیخ صاحب مرحوم بڑے نرم طبیعت کے اور مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ میری موجودگی میں ایک آدمی نے آپ سے کچھ زیادتی کی میں نے آپ سے عرض کیا کہ اسکے متعلق کچھ کارروائی تو ہونی چاہیئے۔ فرمانے لگے۔

جب سے میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے یہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ یہ شخص خواہ کچھ کرے میں نے اس سے الجھنا نہیں"۔ چنانچہ واقعی شیخ صاحب مرحوم کو ہمیشہ میں نے اس کا پابند پایا۔

ایک دفعہ ایک احمدی نے ایک خادم کو زدو کوب کیا۔ میں نے شیخ صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ اس شخص سے پوچھیں تو سہی کہ اس نے یہ زیادتی کیوں کی ہے فرمانے لگے اسطرح وہ اور بھڑکے گا مگر جب نماز ظہر کا وقت آیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ روایات بیان کرنی شروع کیں۔ ان میں ایک روایت یہ بھی بیان کی کہ ایکدفعہ ایک بزرگ نے ایک شخص کو اسکی ایک غلطی پر کچھ مارا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے نیچے سے باآواز بلند روتا ہوا گذرا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آواز سنکر اسطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تکلیف ہے اس نے عرض کیا حضور مجھے فلاں شخص نے مارا ہے۔ حضور نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جب اس بزرگ کو اس کا علم ہوا تو اس نے فوراً معافی مانگی۔ اور ساتھ ہی کہا کہ حضورؑ سے عرض کر دینا کہ میں نے معاف کر دیا ہے اور راضی ہو گیا ہوں اس طرح آپنے کمال حکمت سے اس آدمی کو اپنی غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار جتنا عرصہ ان کے پاس رہا۔ آپ نے کبھی کسی بات پر مجھے نہ ٹوکا بلکہ میری حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ لیکن ایک دفعہ ایسا ہوا کہ استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ تشریف لائے اور آپنے مجھے فرمایا کہ مکرم شیخ صاحب کو اطلاع دیدیں کہ مجھے ان سے ملنا ہے۔ میں نے انہیں آواز دی کھڑکی سے آپ نے پوچھا کیا بات ہے میں نے عرض کیا مولانا ابوالعطاء آپ سے ملنا چاہتے ہیں جب آپ نیچے تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے یہ آپ نے آج کیسی حرکت کی ہے میں بڑا حیران ہوا کہ آج تک کبھی آپ نے مجھے اسطرح نہیں کہا بات تو کوئی ایسی ہوئی نہیں میں نے عرض کیا مجھے بتلا دیا جائے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے فرمانے لگے۔ محترم مولانا صاحب کا مقام بہت بلند ہے آپنے ایسے رنگ میں مجھے اطلاع دی ہے کہ گویا مولانا صاحب مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپکو کہنا چاہیئے تھا کہ مولانا ابوالعطاء صاحب تشریف لائے ہیں اور آپکو یاد فرماتے ہیں آکر ملاقات کر لیں۔ اللہ اللہ کیا بے نفسی کا عالم ہے۔

آپ ہر بات نہایت سنجیدگی سادگی اور متانت سے کرتے تھے مطالعہ کافی وسیع تھا خاص طور پر سیرت کے موضوع کے ساتھ آپ کو بہت دلچسپی تھی بہت سی نادر روایات آپ کے ذہن میں محفوظ تھیں میدان تبلیغ کا ایک دلچسپ واقعہ آپ نے اس طرح سنایا کہ جن دنوں میں کراچی میں بطور مربی کام کرتا تھا میرے بعض غیراز جماعت دوستوں نے ایک عربی کے فاضل کے ساتھ میری گفتگو کرانی چاہی اور کہا کہ اگر آپ اس شخص پر غالب آئیں تب بات ہے آپ فرماتے تھے کہ اس شخص نے اٹھ کر عربی زبان میں تقریر شروع کی اور بلا تکلف عربی بولتا جاتا تھا میں حیران کہ میں اسکو کیسے جواب دوں گا۔ دل ہی دل میں میں نے اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی سے دعا

(باقی صفحہ ۷ پر)

اطفال الاحمدیہ رمضان المبارک سے پہلے ہی چندہ وقف جدید کی ادائیگی سے فارغ ہو جائیں
مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رمضان المبارک میں درس قرآن کریم

حسب معمول امسال بھی رمضان المبارک میں بعد نماز ظہر روزانہ قرآن کریم کا درس مسجد مبارک ربوہ میں ہوا کرے گا۔ مندرجہ ذیل چھ اصحاب باری باری درس دیں گے۔

نمبر شمار	درس دہندہ	حصہ درس
۱	مولانا ابوالعطاء صاحب	سورۃ فاتحہ تا نساء
۲	مولوی محمد صادق صاحب	سورۃ مائدہ تا توبہ
۳	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	سورۃ یونس تا مریم
۴	ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب	سورۃ طٰہٰ تا سجدۃ
۵	مولوی ظہور حسین صاحب فاضل	سورۃ احزاب تا ق
۶	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	سورۃ الذاریات تا لہب

آخری تین سورتوں کے درس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی جو حضور نے منظور فرما لی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضروری اعلان
برائے مصنفین وناشران کتب

جماعت کے تمام مصنفین اور ناشران کتب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی کتاب شائع کرنے سے قبل انچارج تالیف وتصنیف کی اجازت لینی ضروری ہے لہذا کسی کتاب کی اشاعت سے کم از کم دو ماہ قبل مسودہ مجھے بھجوانا چاہیئے۔ تاکہ فرصت سے اس کا مطالعہ کیا جا سکے۔

(قاضی محمد نذیر انچارج تالیف وتصنیف۔ ربوہ)

تقسیم حفاظ برائے نماز تراویح

الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر میں "تقسیم حفاظ جماعت ہائے احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک" کے زیر عنوان جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں جماعتیں نوٹ کر لیں۔

(۱) جماعت راولپنڈی میں حافظ محمد یعقوب صاحب اسلم کی بجائے حافظ خان محمد صاحب قادری اور جماعت بھوڑو میں حافظ خان محمد کی بجائے حافظ عبدالرشید صاحب نماز تراویح پڑھائیں گے۔ سلطان پورہ لاہور میں حافظ محمد یعقوب صاحب اسلم کو مقرر کیا گیا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم لطف المنان صاحب ابن حضرت مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو جو بعارضہ ہائی بلڈ پریشر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے احباب جماعت آپ کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر الدین تاجر دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ ہمارے ایک مخلص احمدی دوست حاجی احمد بخش صاحب صراف آف بہاولپور دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ان کا کاروبار بھی بند ہو گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام احمد ظہیر انسپکٹر بیت المال حلقہ بہاولپور ڈویژن)

۳۔ رحمت اللہ صاحب ولد محمد علی صاحب تقریباً ۲ ماہ سے بیمار ہیں۔ احمد علی خاں بھی (دادو لنبہ کا) بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

رانا عبدالغفار خان ولد مولوی محمد علی صاحب (مرحوم) آف کریام مقیم چک ۲۶ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

"الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے اہل علم واہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کیلئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ تاخیر سے آنیوالے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔ (ادارہ)

قائدین خدام متوجہ ہوں

ماہ نومبر گزر چکا ہے مگر ابھی تک متعدد مجالس کی طرف سے جن میں بعض بڑی بڑی شہری مجالس بھی شامل ہیں اس ماہ کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ گذشتہ ماہ خاکسار کی طرف سے بار بار یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قائدین مجالس ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک جمع شدہ چندہ مرکز کو بھجوا دیا کریں۔ مگر بہت تھوڑی تعداد میں مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ قائدین حضرات اس بارہ میں سستی نہ کریں اور جمع شدہ رقم جلد از جلد مرکز کو ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مرکزیہ)

مرحومین کیلئے ایصال ثواب کے نیک نمونے

تحریک جدید کے وعدہ جات کی فہرستیں دیکھنے سے جماعت کا یہ ایمان افروز پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ متعدد احباب اپنے چندے کے علاوہ اپنے مرحوم والد کے چندے کا تسلسل بھی قائم رکھنے کا بدستور خیال رکھتے ہیں چنانچہ مخیر احباب کی تحریص وترغیب کے لئے چند مثالیں ذیل میں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منجانب سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ ۱۰۰/-

(۲) مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب منجانب حضرت چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سابق امیر ضلع ساہیوال ۱۳۷/۵۰

(۳) مکرم محمود احمد صاحب راجپوت منجانب منشی محبوب عالم صاحب مرحوم ۱۴۰/۷۵

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک مجاہد تحریک جدید کیلئے درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب ابن حضرت چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سابق امیر جماعتہائے ضلع منٹگمری نے اپنے والد بزرگوار کی وفات کے باوجود ان کا چندہ سال گذشتہ کی نسبت اضافہ کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے آمین۔ احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۱۲ دسمبر۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ملک میں تخریبی سرگرمیوں کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرے گی انہوں نے کہا کہ قانون کے مطابق عنقریب ایبڈو کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایبڈو زدہ رہنماؤں کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی آزادی حاصل ہو گی۔ تاہم یہ توقع کرنی چاہیئے کہ وہ تخریبی طرز عمل اختیار نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ سیاسی زندگی میں تخریبی کارروائیاں ایک ایسی لعنت ہے جس کی پاکستان میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی

صدر ایوب نے کل بذریعہ طیارہ مشرقی پاکستان جاتے ہوئے چند گھنٹے لاہور میں قیام کیا انہوں نے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران اشیائے خوردنی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ گرانی کے کئی ایک اسباب ہیں۔ انہوں نے کہا ملک میں اگرچہ گندم کی معمولی قلت ہے لیکن حکومت اس کمی کو دور کرنے کے لئے وافر مقدار میں درآمدی گندم کا ذخیرہ کرے گی

● لاہور ۱۲ دسمبر۔ صدر ایوب نے خواہش ظاہر کی ہے کہ خوراک کی قلت جلد از جلد دور کی جائے انہوں نے ڈویژنل اور ضلعی حکام کو ایک سرکلر کے ذریعے ہدایت کی ہے کہ خوراک کی قلت دور کرنے کے لئے صرف سرکاری اداروں پر انحصار کرنے کی بجائے نجی شعبہ کا تعاون حاصل کیا جائے

صدر کی اس ہدایت کے تحت مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی نے ایک رضاکار تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے ارکان دیہات میں کسانوں کو زیادہ غلہ اگانے سے متعلق رہنمائی کریں گے۔

● ڈھاکہ ۱۲ دسمبر۔ صدر ایوب خان کل جب مشرقی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر لاہور سے ڈھاکہ پہنچے تو ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ صدر کے استقبال کے لئے ہزارہا افراد بڑے بڑے کتبے اور صدر کی بڑی بڑی تصاویر اٹھائے ہوئے ہوائی اڈہ پر جمع تھے۔ جونہی صدر طیارہ سے باہر آئے لوگوں نے پاکستان زندہ باد اور صدر ایوب زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے اور گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان نے آگے بڑھ کر صدر کا استقبال کیا۔ ان کے علاوہ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان مرکزی وزراء سپیکر مشرقی پاکستان اسمبلی مسلم لیگی رہنما، اعلیٰ افسر اور معززین شہر بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔

ہوائی اڈے پر عوام کے زبردست اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے محب وطن لوگوں پر زور دیا کہ وہ ایسے عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا دیں جو انہیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے عناصر کے بارے میں ہوشیار رہیں کیونکہ وہ کبھی ان کے دوست نہیں ہو سکتے

صدر نے جو پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں کہا کہ وہ لوگ جو عوام کی بھلائی چاہتے ہیں انہیں مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہونا چاہیئے تاکہ ملک تیزی سے ترقی کر سکے۔ میری نیک تمنائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔

صدر ایوب خان نے تالیوں کی گونج میں اپنے حالیہ دورہ اردن، برطانیہ اور فرانس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان ملکوں میں پاکستان کو ایک مثالی ملک سمجھا جاتا ہے۔ وہاں پاکستان اور اس کے عوام کا وقار بہت بلند ہے ان ملکوں میں ان کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام عالم کی برادری میں انہی قوموں کا احترام کیا جاتا ہے جو ملک کی ترقی کے لئے محنت اور جانفشانی سے کام کرتی ہیں، جو قومیں ملک کی ترقی میں مصروف ہیں درحقیقت دنیا کی نظروں میں اپنا وقار بلند کر رہی ہیں۔

● ڈھاکہ ۱۲ دسمبر۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے کہا ہے کہ جو کمپنیاں سٹاک ایکسچینج کے تحت رجسٹرڈ ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے حصہ داروں کو مناسب منافع ادا کرتی رہیں۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ خلاف ورزی کرنے والی کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

وزیر خزانہ ڈھاکہ ایکسچینج کی عمارت میں ایکسچینج کے ممبروں سے ان کے مسائل کے بارے میں تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔

وزیر خزانہ نے بتایا کہ سرمایہ کاری کی کارپوریشن ایک سکیم پر غور کر رہی ہے جس کے تحت ملک میں چھوٹے اور اوسط درجے کے سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ سرمایہ کاری کارپوریشن کے منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ چھوٹے اور اوسط درجے کے سرمایہ کاروں کی تشکیل سرمایہ میں حوصلہ افزائی کی جائے۔

● ڈھاکہ ۱۲ دسمبر۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبدالمنعم خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن آزادی اور مساوات کے قیام کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کا میدان وسیع تر کیا جائے۔ انہوں نے یہ بات ایک دعوت میں کہی جو متحدہ عرب جمہوریہ کے اول نائب صدر فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ ایک دوسرے سے مذہب کے ایک ہی رشتہ میں منسلک ہیں اور یہ رشتہ دونوں ممالک میں ثقافتی اور تاریخی تعلقات سے اور مضبوط ہو گیا ہے گورنر نے کہا کہ ہمیں اپنے تعلقات کو مزید مضبوط بنانا چاہیئے۔ انہوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر کے متعلق کہا کہ وہ اپنے ملک کے غیر معمولی صلاحیتوں کے رہنما ہیں۔ گورنر نے ان کی حب الوطنی اور سادگی کی تعریف کی اور ان کی امن اور ترقی کے لئے کوششوں کو خراج عقیدت بھی پیش کیا۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں
(مینیجر)

نور کاجل ٹ
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے
تمام سرموں اور کاجلوں کا سرتاج
آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ۔ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
قیمت فی شیشی صرف ۱ روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ دوبارہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں جس سے تمام رشتہ دار سخت پریشان ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے جلد جلد صحت کاملہ عنایت فرمائے۔ آمین

(محمد الدین۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد ماجد محترم عبدالرحمن صاحب نائیک آف ہندواڑہ کشمیر۔ ان دنوں شدید طور پر بیمار ہیں، خاکسار ان سے بہت دور اور ان کی خدمت سے بھی محروم ہے

احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(حبیب اللہ نائیک کارکن جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر
الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہمدرد نسواں (اطہرائی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں ملک کی کورس مبلغ ۳ روپے

"وقفِ جدید کی نئی تربیتی کلاس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۷؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۱۹۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہو گی اس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت نے میرا مطالبہ پورا کر دیا تب بھی ہمیں ایک سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کلاس کا نصاب ایک سال کا ہے۔ نئے واقفین جو آئیں گے وہ ایک سال تک تربیت حاصل کریں گے اور اگر وہ سارے کامیاب بھی ہو جائیں تب بھی ایک سال کے بعد ہی ہم ان سو نئے واقفین سے جماعت کی تربیت کا کام لے سکیں گے۔ بہرحال اگر ایک صد نئے واقفین آ جائیں تو ہمیں یہ تسلی اور اطمینان ہو گا کہ ایک سال کے بعد کم از کم سو نئی جماعتوں میں واقفین وقف جدید پہنچ جائیں گے اور وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ ہم ایک سال اور انتظار کر لیں گے۔ اس عرصہ میں ہم وقف عارضی کے انتظام کے ماتحت خوابیدہ جماعتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جب واقفین مستقل طور پر جماعتوں میں پہنچ جائیں گے تو وہ قرآن پڑھانے اور جماعت کی تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے اور اس طرح جماعت سنبھل جائے گی اور بیدار ہو جائے گی۔ اور اس میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ حسب سابق ہر سال اس تعداد میں صرف دس کا ہی اضافہ کریں تو [redacted] یہ ہمارے لئے کافی نہیں۔

پس میں چاہتا ہوں کہ اگلے سال واقفین وقف جدید کی کلاس میں جو جنوری ۱۹۶۷ء سے شروع ہو گی کم از کم ایک سو واقفین ہو جائیں اور جماعت کو چاہئیے کہ وہ اس طرف متوجہ ہو۔"

نوٹ:- معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی جماعتوں کے صدر صاحبان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ضروری ارشاد کو کماحقہٗ احباب جماعت میں مشتہر نہیں کیا کیونکہ ابھی تک صرف معدودے چند درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ نئی کلاس کے آغاز میں چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے احباب جماعت خصوصاً عہدہ داران سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقفِ جدید)

محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم بقیہ ص ۵

شروع کی کہ اے میرے مولا کریم تو جانتا ہے کہ میں ایک نالائق انسان ہوں تو خود ہی میری رہنمائی فرما۔ فرمانے لگے جب وہ شخص بڑی روانی سے بول رہا تھا میں نے اٹھ کر اسے مخاطب کرتے ہوئے عربی میں صرف ایک فقرہ کہا۔ اسی فقرہ کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ اس کی زبان بند ہو گئی اور اس کے بعد وہ ایسا خاموش ہوا کہ باوجود ان دوستوں کے اصرار کے نہ بولا۔ آخر غیر از جماعت دوستوں نے بھی اعتراف کیا کہ واقعی آپ اس پر غالب آ گئے ہیں وہ تو آپ کے ایک فقرے کا جواب بھی نہیں دے سکا اگر آپ تقریر کرتے تو اس کا وہ کیا جواب دے سکتا تھا۔ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ دعا کرنی چاہئیے وہ خود اپنے بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ پیدا کر دیتا ہے۔

(مرزا محمد سلیم اختر مربی ضلع ملتان)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل ربوہ)

خدمتِ خلق کا ایک نہایت شاندار نمونہ

محترم چوہدری عبد المنان صاحب کاٹھ گڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہیں۔ گذشتہ دنوں یہ اطلاع موصول ہوئی کہ ان کا اپریشن ہونے والا ہے اور ان کیلئے خون کی شدید ضرورت ہے چنانچہ ہمارے حلقوں کے بعض خدام میں اس کے لئے تحریک کی گئی جس پر سولہ خدام نے فوری طور پر اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا جن میں سے آٹھ خدام کو اسی وقت لائل پور بھجوا دیا گیا۔ ان میں سے مکرم مسعود احمد صاحب متعلّم سال سوم فضل عمر میڈیکل کو منتخب کیا گیا اور انہوں نے نہایت خوشی سے اپنا خون دیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور محترم چوہدری صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلان

مکرم شیخ عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی جو باقی رقم کھاتہ نمبر ۱۳۲-۹۵/۱۲۱۰ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۲/۰۷-۱۳ روپے اور امانت تحریک جدید ۲۸۲۲/۱۹۶۷ء میں مبلغ -/۶۲/۲ روپے جمع ہے ہمیں ادا کی جائے نیز مرحوم کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۸۰/۲۲۹۰ روپیہ اور ہاؤس ریکوری سپیشل الاؤنس مبلغ ۷۶/۳۸ روپے بطور حق الخدمت ملنے والی رقم مبلغ ۸۰/۲۲۹۰ روپیہ اور ہوا رہنٹ مبلغ ۷۶/۳۸ روپے بھی ہمیں ادا کئے جائیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے لکھا ہے کہ شیخ عبد الماجد صاحب ابن شیخ عبد القادر صاحب مرحوم کو ہم اختیار دیتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے رقم وصول کر لیں۔ اور تمام کاغذات متعلقہ پر دستخط کریں اور یہ کہ شیخ عبد الواحد صاحب ابن شیخ عبد القادر صاحب مرحوم آج کل انگلستان میں مقیم ہیں۔ نیز ہم ان کی طرف سے ہر قسم کی ذمہ داری لیتے ہیں۔

۱۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد القادر صاحب مرحوم
۲۔ مکرم شیخ عبد الماجد صاحب
۳۔ مکرم شیخ عبد الہادی صاحب
۴۔ مکرم شیخ عبد الشکور صاحب
۵۔ مکرم شیخ عبد المالک صاحب
۶۔ محترمہ صادقہ فرحت صاحبہ بنت
۷۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت
۸ محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام پہلا کل ربوہ تقریری مقابلہ

مورخہ ۸؍دسمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد گولبازار ربوہ میں نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک کل ربوہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں ربوہ کے ۱۶ مقررین نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں مکرم قریشی مقبول احمد صاحب ایم اے پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم اشاعت اور مکرم شیخ احمد صاحب طاہر مہتمم تربیت منصفین تھے۔

عبد الکریم صاحب قائد دار الصدر غربی الف اول، نعیم حیدر صاحب دار الرحمت شرقی الف دوم اور نشاط احمد صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ سوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

تقریری مقابلہ کے بعد مکرم قریشی صاحب موصوف نے قرآنی آیت وبا لشرح لی صدری ویسر لی امری" کی روشنی میں حاضرین سے "معزز رکن اوصاف" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴